اسلام کی شان حکمرانی

اسلام کا جہاد تو ایک خشک اور بے مزہ محنت ہے جس میں جان' مال اور خواہشات نفس کی قربانی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر یہ جہاد کامیاب ہو اور نتیجے میں حکومت مل جائے تو سچے مسلمان حکمراں پر ذمہ داریوں کا اس قدر بھاری بوجھ عائد ہو جاتا ہے کہ اس غریب کے لیے راتوں کی نیند اور دن کی آسایش تک حرام ہو جاتی ہے' مگر اس کے معاوضے میں وہ حکومت و اقتدار کی اُن لذتوں میں سے کوئی لذت بھی حاصل نہیں کر سکتا جن کی خاطر دنیا میں عموماً حکومت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام کا فرماں روا نہ تو رعیت کے عام افراد سے ممتاز کوئی بالاتر ہستی ہے' نہ وہ عظمت و رفعت کے تخت پر بیٹھ سکتا ہے' نہ اپنے آگے کسی سے گردن جھکوا سکتا ہے' نہ قانون شریعت کے خلاف ایک پتا ہلا سکتا ہے' نہ اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنے کسی عزیز یا دوست یا خود اپنی ذات کو کسی ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کے جائز مطالبے سے بچا سکے' نہ وہ حق کے خلاف ایک حبہ لے سکتا ہے اور نہ چپہ بھر زمین پر قبضہ کر سکتا ہے۔ ایک متوسط درجے کے مسلمان کو زندگی بسر کرنے کے لیے جتنی تنخواہ کافی ہو سکتی ہے اس سے زیادہ بیت المال سے ایک پائی لینا بھی اس کے لیے حرام ہے۔

وہ غریب نہ عالی شان قصر بنوا سکتا ہے' نہ خدم و حشم رکھ سکتا ہے' نہ عیش و عشرت کے سامان فراہم کر سکتا ہے۔ اس پر ہر وقت یہ خوف غالب رہتا ہے کہ ایک دن اس کے اعمال کا سخت حساب لیا جائے گا اور اگر حرام کا ایک پیسہ' جبر سے لی ہوئی زمین کا ایک چپہ' تکبر و فرعونیت کا ایک شمہ' ظلم و بے انصافی کا ایک دھبہ اور خواہشات نفسانی کی بندگی کا ایک شائبہ بھی اس کے حساب میں نکل آیا تو اسے سخت سزا بھگتنی پڑے گی۔ اگر کوئی شخص حقیقت میں دنیا کا لالچی ہو تو اس سے بڑا کوئی بے وقوف نہ ہو گا اگر وہ اسلامی قانون کے مطابق حکومت کا بار سنبھالنے پر آمادہ ہو' کیونکہ اسلامی حکومت کے فرماں روا سے بازار کے ایک معمولی دکان دار کی پوزیشن زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ وہ دن کو خلیفہ سے زیادہ کماتا ہے اور رات کو آرام سے پاؤں پھیلا کر سوتا ہے۔ خلیفہ بیچارے کو نہ اس کے برابر آمدنی نصیب اور نہ رات کو چین سے سونا ہی نصیب

(سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ' ترجمان القرآن' جلد ۱۴' عدد ۳' ربیع الاول ۱۳۵۸ھ' مئی ۱۹۳۹ء' ص ۱۹۱-۱۹۲)۔